**کیا مساجد میں فیس لے کر بچوں کو قرآنی تعلیم دینا جائز ہے؟ فتوی نمبر1443082400107**

کیامسجد میں بچوں کو فیس لے کرقرآنی تعلیم دی جاسکتی ہے، یعنی کہ مدرسہ کے طور پراستعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی:مولانا نعیم احمد صاحب

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی شمالی ناظم آباد،کراچی

03232725000

**الجواب حامدا ومصلیا**

کتبِ فقہ میں لکھا ہے کہ مسجد میں بلاضرورت درس وتدریس کاکام کرنا مکروہ ہے اور ضرورت کی وجہ سے مسجد کے اندر تعلیم و تعلم کی اجازت ہے، فقہاءِ کرام نے یہ بھی لکھا ہے کہ گرمی سے بچنے کے لیے ضرورۃً مسجد میں درس دینا بلاکراہت جائز ہے، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر دینی تعلیم اور قرآنِ کریم کی تعلیم کے لیے کوئی جگہ نہ ہو تو  مسجد میں تعلیم دینا بھی ایک اہم ترین ضرورت ہے۔ البتہ فتاویٰ بزازیہ میں اس بات کہ بھی صراحت ملتی ہے کہ مسجد میں اجرت اور فیس لے کر درس دینا مکروہ ہے۔  پس  دینی تعلیم کے لیے مسجد کے علاوہ جگہ میسر نہیں ہے تو بلااجرت مسجد میں بچوں کو پڑھانے میں کوئی حرج نہیں۔

لما فی خلاصۃ الفتاویٰ:

الکاتب اذاکان یکتب باجر یکرہ وبغیراجر لایکرہ أما المعلم الذي یعلم الصبیان بأجر إذا جلس في المسجد یعلم الصبیان لضرورة الحر أو غیره لایکره. وفي نسخة القاضی الإمام وفی اقرار العیون: جعل مسألة المعلم کمسألة الکاتب والخیاط فان کان یعلم حسبۃ لا باس بہ وان کان باجر یکرہ الا اذا وقع ضرورۃ۔(ج1،ص229، رشیدیۃ،کوئٹہ)

لما فی البزازیۃ:

وتعلیم الصبیان فیه بلاأجر و بالأجر یجوز". (کتاب الکراهیة، الفصل الأول، نوع في المسجد،علی هامش الهندیة،ج6،ص357،ط رشیدیۃ،کوئٹہ)

لما فی حلبی کبیر:

" أما الکاتب ومعلم الصبیان فإن کان بأجر یکره وإن کان حسبةً فقیل: لایکره، والوجه ماقاله إبن الهمام: أنه یکره التعلیم إن لم یکن ضرورةً؛ لأن نفس التعلیم ومراجعة الأطفال لایخلو عما یکره في المسجد". (حلبي کبیر،ص611،612 ،ط رشیدیه ،کوئٹہ)

لمافی فتاویٰ قاضی خان:

" ویکره أن یخیط في المسجد؛ لأنه أعد للعبادة دون الاکتساب، کذا الوراق والفقیه إذا کتب بأجرة، وأما المعلم إذا علم الصبیان بأجرة، وإن فعلوا بغیر أجرة فلا بأس به". (کتاب الطهارة، فصل في المسجد، وعلی هامش الهندیة ج1،ص61،ط رشیدیۃ،کوئٹہ)

لما فی الھندیۃ:

أما المعلم الذي یعلم الصبیان بأجر إذا جلس في المسجد یعلم الصبیان لضرورة الحر أو غیره لایکره. وفي نسخة القاضی

الإمام وفی اقرار العیون: جعل مسألة المعلم کمسألة الکاتب والخیاط". (الهندیة، الصلاة، فصل کره غلق باب المسجد، ج1،ص110، ط رشیدیۃ)